پندرہواں پارلیمانی سال:قانون کی بالادستی اور جمہوری استحکام سینیٹ کا طرہ امتیاز رہے

* ایوان نے ایجنڈے کے 98فیصد امور نمٹائے ۔
* رضا ربانی کی قیادت میں سینیٹ قواعد اور کاروائی میں دور رس اصلاحات کی گئیں۔

اسلام آباد، 11 مارچ 2018: سینیٹ کا پندرہواں سال پاکستان کی دیگر قانون ساز اسمبلیوں کے لیے پارلیمانی کارکردگی کی عمدہ مثالیں چھوڑتا ہوا 11 مارچ 2018 کو اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس عرصے میں سینیٹ نے اہم قومی معاملات پر جامع مباحثوں اور مؤثر قانون سازی کے ذریعے اپنے فرائض بخوبی سرانجام دیے۔ سبکدوش چئیرمین رضا ربانی کی قیادت میں وفاق کی زنجیر سمجھے جانے والے پارلیمان کے ایوان بالا نے جمہوریت کے استحکام اور پارلیمان کی بالادستی کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس دوران ایوان میں ریاستی اداروں کے اختیارت میں توازن پیدا کرنے، سیاسی و عسکری تعلقات اور خفیہ اداروں کے سیاست میں کردار جیسے حساس موضوعات کو اکثر زیرِ بحث لایا گیا جو کہ پارلیمانی روایت میں ایک نئے باب کا آغاز ہے۔

جہاں ایک جانب گذشتہ سال سیاسی گہماگہمی اور جمہوری و سیاسی امور میں بڑھتے ہوئے عدالتی اثرورسوخ کا سال تھا وہیں اس دوران سینیٹ نے اداروں کے درمیان بامقصد مذاکرات کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھیں تا کہ ریاستی شراکت داروں کے درمیان ملک کے مستقبل کی سمت طے کرنے کے حوالے سے اتفاق رائے پیدا کیا جاسکے۔ اسی سال کے دوران چیف آف آرمی سٹاف پہلی بار سینیٹ کی دعوت پر کسی پارلیمانی فورم کے سامنے قومی سلامتی پر بریفنگ دینے کے لیے حاضر ہوئے۔

سینیٹ نے پندرہویں پارلیمانی سال کے دوران اپنے مقررہ ایجنڈے کے 98 فیصد امور نمٹا کر نئی پارلیمانی تاریخ رقم کی اور پارلیمانی اجلاسوں کے دوران بے نتیجہ بحثوں پر وقت ضائع کرنے کی بجائے مؤثر قانون سازی، حکومتی نگرانی اور عوامی نمائندگی کی عمدہ مثال قائم کی۔ اس سال سینیٹ کے 15 اجلاس منعقعد کیے گئے جو 105 نشستوں پر مشتمل تھے۔ اس دوران ایوان نے 50 قانونی مسوّدات کی منظوری دی جن میں دو آئینی ترامیم بھی شامل تھیں۔ آئین میں یہ ترامیم فوجی عدالتوں کو دو سال کی توسیع فراہم کرنے اور نئی مردم شماری کے مطابق وفاق کی اکائیوں کے درمیان قومی اسمبلی کی نشستوں کی ازسرنو تقسیم کے لیے کی گئی تھیں۔ اسی سال انتخابی اصلاحات والا نیا انتخابی قانون الیکشنز ایکٹ 2017 بھی طویل بحث وتمحیص کے بعد منظور کیا گیا۔

مزیدبرآں، ایوانِ بالا نے فوجداری قوانین میں کئی ترامیم بھی منظور کیں جن کا مقصد سستے اور تیز تر انصاف کی فراہمی، جھگڑوں کے تصفیے کے لیے عدالتوں کے متبادل نظام کا قیام، گواہان کا تحفظ، فحش مواد کی ترسیل کی سزاؤں کو مزید سخت بنانا، خودکشی کو جرم کی بجائے بیماری کا درجہ دینا اور دیت کی رقم میں اضافہ کرنا تھا۔ اس کے علاوہ معلومات کی فراہمی کے حق، خواجہ سراؤں کے حقوق کے تحفظ، بدعنوانی کی اطلاع دینے والوں کے تحٖفظ، ماحولیاتی تبدیلیوں اور ادارہ جاتی اصلاحات کے حوالے سے بھی قانون سازی کی گئی۔ ایوانِ بالا نے اس سال کے دوران 69 قراردادوں کی منظوری بھی دی جن میں حکومت کو خارجہ امور، معیشت، داخلی استحکام، تعلیم اور صحت جیسے معاملات پر سفارشات پیش کی گئی تھیں۔

اراکینِ سینیٹ نے پندرہویں سال کے دوران عوامی مسائل کی نمائندگی اور حکومتی کارکردگی کی نگرانی کے لیے 1538 سوالات پوچھے، 452 عوامی اہمیت کے معاملات پر بات کی، 112 توجہ دلاؤ نوٹس پیش کیے نیز 117 تحاریکِ التوا اور اتنی ہی تحاریک زیرِ ضابطہ 218 پیش کیں۔ ایوان کی قائمہ کمیٹیوں، فنکشنل کمیٹیوں اورخصوصی کمیٹیوں نے بھی نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے 234 رپورٹیں ایوان میں پیش کیں جن میں ایوان کی جانب سے بھجوائے گئے قانونی مسوّدات اور دیگر امور پر کمیٹی کی سفارشات شامل تھیں۔ پندرہویں پارلیمانی سال میں دو مرتبہ کورم کی کمی کی نشاندہی کی گئی جبکہ ایوان سے احتجاجی واک آؤٹ کے چھ واقعات پیش آئے۔

پندرہویں پارلیمانی سال کے اختتام کے ساتھ ہی سینیٹر رضا ربانی بھی چئیرمین سینیٹ کے عہدے سے سبکدوش ہورہے ہیں۔ ان کی تین سالہ قیادت کے دور میں ایوانِ بالا میں کئی اصلاحات کی گئیں جن کی بدولت ایوان کی کارکردگی اور کام کے معیار میں واضح بہتری مشاہدہ میں آئی۔ ایوان نے اپنے قواعد و ضوابط میں تبدیلیاں کرتے ہوئے نہ صرف قانون سازی اور حکومتی نگرانی کے طریقہ کار کو مؤثر بنایا بلکہ شہریوں کے سینیٹ سے براہِ راست رابطہ کے لیے بامعنی طریقہ بھی وضع کیا گیا۔ قواعد میں ترامیم کی بدولت اب شہری انسانی حقوق اور وفاقی حکومت و پارلیمان سے متعلق امور پر براہِ راست سینیٹ میں عوامی پیٹیشن جمع کراسکتے ہیں جن پر سینیٹ کی جانب سے کارروائی بھی کی جاتی ہے۔ اسی طرح سینیٹ کی قائمہ کمیٹیوں کو اپنی متعلقہ وزارت کے ترقیاتی بجٹ پر نظرِ ثانی اور اس میں سفارشات تجویز کرنے کے اختیارات بھی دیے گئے ہیں۔ رضاربانی کی صدرنشینی ہی کے دور میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں سینیٹ کو بھی نمائندگی دی گئی۔ اسی دور میں سینیٹ کے اختیارات اور کردار کو وسیع کرنے سے متعلق مشاورت کا بھی آغاز ہوا۔

2015 سے 2018 کے اس عرصے میں سینیٹ کی 296 نشستیں منعقعد کی گئیں جو کہ 2012 سے 2015 کے تین سالوں کے دوران منعقدہ نشستوں سے 27 فیصد زیادہ ہیں۔ نشستوں کی تعداد میں اضافے کے ساتھ ساتھ ان کے دورانیے میں بھی خاطرخواہ اضافہ دیکھنے میں آیا اور نشستوں کا اوسط دورانیہ گذشتہ دور کے دو گھنٹے 19 منٹ سے بڑھ کر تین گھنٹے 18 منٹ ہوگیا۔ رضا ربانی کے عہد میں ماضی کی نسبت ایوان کے ایجنڈے میں تین گنا اضافہ ہوا۔ گذشتہ دور میں ہر نشست میں اوسطاً پانچ امور ایجنڈے پر شامل ہوتے تھے جبکہ گذشتہ تین سالوں میں یہ اوسط بڑھ کر چودہ امور فی نشست ہوگئی۔

ماضی کے برعکس چئیرمین رضا ربانی نے ایوان کی کارروائی کو طے شدہ وقت پر شروع کرنے کی احسن روایت کا بھی آغاز کیا اور تین سال اسے بخوبی نبھایا۔ 2012 سے 2015 کے دوران اوسطاً ہر نشست 46 منٹ کی تاخیر سے شروع ہوا کرتی تھی جبکہ یہی اوسط 2015 سے 2018 کے دوران محض چار منٹ فی نشست رہ گئی۔ اس عرصے میں سینیٹ کے اجلاسوں میں تسلسل بھی دیکھنے میں آیا۔ ماضی کے پارلیمانی ادوار میں اجلاسوں میں مہینے بھر کا وقفہ معمول کی بات تھی۔ تاہم رضا ربانی کے بطور چئیرمین چھتیس ماہ میں ہر مہینے ایوانِ بالا کے اجلاس ہوتے رہے اور کسی مہینے میں وقفہ نہیں کیا گیا۔